بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام
حضرت عبید بن زید انصاری، حضرت زاھر بن حرام الاشجعی، حضرت زید بن خطاب
حضرت عبادہ بن خشخاش، حضرت عبد اللہ بن جدّ اور حضرت حارث بن اوس بن معاذ رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7ردسمبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن صحابہ کا ذکر ہوگا ان میں پہلا نام ہے حضرت عبید بن زید انصاری کا۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عجلان سے تھا اور غزوہ بدر احد میں انہوں نے شرکت کی۔ حضرت معاذ بن رفاع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی حضرت خلاد بن رافع کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لاغر سے اونٹ پر سوار ہو کر بدر کی طرف نکلا۔ ہمارے ساتھ عبید بن زید بھی تھے۔ جب ہم برید مقام پر پہنچے جو روحہ کے مقام سے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ تیری خاطر نذر مانتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ پہنچ جائیں تو ہم اس کو قربان کر دیں گے۔ کہتے ہیں ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہمارے پاس سے ہوا۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ تم دونوں کو کیا ہوا ہے۔ ہم نے ساری بات بتائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رکے آپ نے وضو فرمایا اور پس خوردہ پانی میں اپنا لعاب دہن ڈالا پھر آپ کے حکم سے ہم نے اونٹ کا منہ کھول دیا۔ آپ نے اونٹ کے منہ میں کچھ پانی ڈالا پھر اس کے سر پر اس کی گردن پر اس کے شانے پر اس کی کوہان پر اس کی پیٹھ پر اور کچھ پانی اس کی دم پر ڈالا۔ پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ رافع اور خلاد کو اس پر سوار کر کے لے جا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے ہم بھی چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف کے مقام کے شروع میں پالیا۔ ہمارا اونٹ قافلے میں سب سے آگے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھا تو مسکرا دیئے۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر پہنچ گئے اور بدر سے واپسی پر ہمارا اونٹ مصلی کے مقام پر بیٹھ گیا اور پھر میرے بھائی نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا اس واقعہ میں حضرت عبید بن زید انصاری بھی شامل تھے۔

حضرت زاھر بن حرام الاشجعی ایک صحابی تھے یہ بھی بدری صحابی ہیں ان کا تعلق اشجع قبیلہ سے تھا۔ غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ بادیہ نشینوں میں ایک آدمی تھا جن کا نام زاھر تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دیہات کی سوغاتیں ساتھ لایا کرتا تھا اور جب وہ جانے لگتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو کافی مال و متاع دے کر روانہ فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ظاہر ہمارے بادیہ نشین دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے تھے۔ حضرت زاھر معمولی شکل و صورت کے مالک تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت زاھر بازار میں اپنا کچھ سامان فروخت کر رہے

تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے انہیں اپنے سینے سے لگالیا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکران کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔حضرت زاھر حضور کو دیکھ نہیں پا رہے تھے انہوں نے پوچھا کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو! لیکن جب انہوں نے محسوس کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اپنی کمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ملنے لگے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً کہا کہ کون اس غلام کو خریدے گا۔حضرت زاھر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تب تو آپ مجھے گھاٹے کا سودا پائیں گے مجھے کس نے خریدنا ہے؟اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو یا فرمایا اللہ کے حضور تم بہت قیمتی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دیہاتی تعلق دار ہوتا ہے اور آل محمد کے دیہاتی تعلق دار زاھر بن حرام ہیں۔زاھر بن حرام بعد میں کوفہ منتقل ہو گئے تھے۔

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت زید بن خطاب۔آپ حضرت عمر کے بڑے بھائی تھے اور حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام لے آئے تھے۔یہ ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں سے بھی تھے آپ غزوہ بدر،احد،خندق اور حدیبیہ میں بیعت رضوان سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی مؤاخات حضرت معن بن عدی کے ساتھ کروائی تھی۔یہ دونوں اصحاب جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔غزوہ احد کے دن حضرت عمر نے حضرت زید کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا کہ میری زرہ پہن لو حضرت زید نے کچھ دیر کیلئے زرہ پہن لی پھر اتار دی۔حضرت عمر نے زرہ اتارنے کی وجہ پوچھی تو حضرت زید نے جواب دیا کہ میں بھی اسی شہادت کا خواہش مند ہوں جس کی آپ کو تمنا ہے اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا۔

حضرت زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے غلاموں کا خیال رکھو اپنے غلاموں کا خیال رکھو انہیں اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے جس پر تم ان کو معاف نہ کرنا چاہو تو اے اللہ کے بندو انہیں بیچ دیا کرو اور انہیں سزا نہ دیا کرو۔جنگ یمامہ میں جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑے تو حضرت زید بن خطاب بلند آواز سے یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے پر معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ کذاب اور محکم بن طفیل نے جو کام کیا ہے اس سے تیرے حضور اپنی برأت ظاہر کرتا ہوں۔پھر آپ جھنڈے کو مضبوطی سے پکڑ کر دشمن کی صفوں میں آگے بڑھ کر اپنی تلوار کے جوہر دکھانے لگے یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔جب حضرت زید شہید ہو گئے تو حضرت عمر نے فرمایا اللہ زید پر رحم کرے میرا بھائی دونیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گیا یعنی اسلام قبول کرنے میں بھی اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہو گیا۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے متمم بن نویرۃ کو اپنے بھائی مالک بن نویرۃ کی یاد میں مرثیہ کہتے سنا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میں بھی تمہاری طرح اچھے شعر کہتا ہوتا تو میں اپنے بھائی زید کی یاد میں ایسے ہی شعر کہتا جیسے تم نے اپنے بھائی کے لئے کہے ہیں تو متمم بن نویرۃ نے کہا کہ اگر میرا بھائی بھی اسی طرح دنیا سے گیا ہوتا جیسے آپ کا بھائی گیا تو میں کبھی اس پر غمگین نہ ہوتا۔اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ آج تک کبھی کسی نے مجھ سے ایسی تعزیت نہیں کی جیسی تم نے کی۔

اس واقعہ کی ایک اور تفصیلی روایت بھی ملتی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت متمم بن نویرۃ سے فرمایا کہ تمہیں اپنے بھائی کا کس قدر سخت رنج ہے۔انہوں نے اپنی ایک آنکھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ میری آنکھ اسی غم میں ضائع ہوئی ہے میں اپنی صحیح آنکھ کے ساتھ اس قدر رویا کہ ضائع ہونے والی آنکھ نے بھی آنسو بہانے میں اس کی مدد کی ہے۔حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ ایسا شدید رنج ہے کہ کسی نے اپنے ہلاک ہونے والے کے لئے اتنے شدید غم کا اظہار نہ کیا ہوگا۔پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ زید بن خطاب پر رحمت کرے اگر میں شعر کہنے کی طاقت رکھتا تو میں بھی ضرور حضرت زید پر اسی طرح روتا جس طرح تم اپنے بھائی پر روتے ہو۔حضرت متمم نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اگر میرا بھائی جنگ یمامہ میں

اسی طرح شہید ہوتا جس طرح آپ کے بھائی شہید ہوئے ہیں تو میں کبھی اس پر نہ روتا۔ یہ بات حضرت عمر کے دل کو لگی اپنے بھائی کی طرف سے آپ کو تسلی ہوگئی اور حضرت عمر کو اپنے بھائی کی جدائی کا بہت غم تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب بادصبا چلتی ہے تو میرے پاس زید کی خوشبو لاتی ہے۔

حضرت زید بن خطاب کو ابومریم الحنفی نے شہید کیا تھا۔ حضرت عمر نے ایک دفعہ ابومریم سے جب اس نے اسلام قبول کرلیا تھا کہا کہ کیا تم نے زید کو شہید کیا تھا اس نے حضرت عمر سے کہا کہ اے امیرالمؤمنین! اللہ تعالیٰ نے حضرت زید کو میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں رسوا نہیں کیا حضرت عمر نے ابومریم سے فرمایا کہ تمہاری رائے میں اس روز جنگ یمامہ میں مسلمانوں نے تمہارے کتنے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ ابومریم نے کہا کہ چودہ سو یا کچھ زائد۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بئس القتل۔ کہ کیا ہی برے مقتولین ہیں یہ۔ ابومریم نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے باقی رکھا یہاں تک کہ میں نے اس دین کی طرف رجوع کیا جو اس نے اپنے نبی اور مسلمانوں کے لئے پسند فرمایا۔ حضرت عمر ابومریم کی اس بات سے بہت خوش ہوئے۔ ابومریم بعد میں بصرہ کے قاضی بھی بنے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبادہ بن خشخاش۔ حضرت مجزر بن زیاد کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت عبادہ بن خشخاش غزوہ بدر میں شریک تھے آپ نے قیس بن صائب کو غزوہ بدر میں قید کیا تھا حضرت عبادہ بن خشخاش غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔ آپ کو حضرت نعمان بن مالک اور حضرت مجزر بن زیاد کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا۔

اگلے صحابی حضرت عبداللہ بن جدّ ہیں۔ ان کے والد کا نام جدّ بن قیس تھا ان کی کنیت ابووہب تھی ان کا تعلق قبیلہ بنوسلمہ سے تھا جو انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ حضرت معاذ بن جبل والدہ کی طرف سے بھی آپ کے بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن جدّ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے یہ حضرت حارث بن اوس بن معاذ ہیں آپ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ کے بھتیجے تھے۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اٹھائیس سال کی عمر میں غزوہ احد میں شہید ہوئے لیکن بعض دوسری روایات سے یہ پتا چلتا ہے کہ آپ غزوہ احد میں شہید نہیں ہوئے۔ حضرت حارث کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور اس حملے کے دوران آپ کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا۔ اپنے ساتھیوں کی تلوار کی نوک سے زخمی ہوئے تھے چنانچہ آپ کے ساتھی انہیں اٹھا کر تیزی سے مدینہ پہنچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن اوس کے زخم پر اپنا لعاب لگایا اور اس کے بعد انہیں تکلیف نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: اس واقعہ کی تفصیل جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھی ہے وہ بیان کرتا ہوں کعب کو یہ حیثیت حاصل تھی کہ تمام عرب کے یہودی اسے اپنا سردار سمجھتے تھے۔ لیکن اخلاقی لحاظ سے وہ نہایت گندے اخلاق کا آدمی تھا۔ خفیہ چالوں اور ریشہ دوانیوں کے فن میں اسے کمال حاصل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ ہجرت کی تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدے میں شرکت اختیار کی۔ مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں مسلمانوں کے خلاف بغض اور عداوت کی آگ سلگنے لگی اور جنگ بدر کے بعد تو اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا جنگ بدر کے بعد یہ مکہ گیا اور اپنی چرب زبانی اور شعروں سے قریش کے دلوں میں مسلمانوں کے انتقام کی آگ بھڑکا دی۔ اسی طرح اس نے دوسرے قبائل کو بھی مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا اور مسلمان خواتین کے متعلق نہایت گندے اور فحش طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا حتی کہ خاندان نبوت کی مستورات کو بھی ان اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنایا اور آنحضرت ﷺ کے قتل تک کی سازش رچ ڈالی۔ جب نوبت یہاں تک آگئی اور کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریک جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازش قتل کے الزامات پایہ ثبوت

کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیثیت مدینہ کے صدر اور حاکم اعلیٰ یہ فیصلہ فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اپنے صحابیوں کو ارشاد فرمایا کہ اس کو خفیہ طریق پر قتل کر دیا جائے۔ آپ نے یہ ڈیوٹی قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی۔

جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو سب یہودی جوش میں آ گئے اگلے دن یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف قتل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کی بات سن کر یہ نہیں کہا کہ اچھا مجھے نہیں پتا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے پھر آپ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی تحریک جنگ، فتنہ انگیزی، فحش گوئی، سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے اور ان کو پتا لگ گیا کہ ہاں بات تو حقیقت ہے اور یہی اس کی سزا ہونی چاہئے تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مغربی مؤرخین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ناجائز قتل کروایا اور یہ غلط چیز تھی۔

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ آجکل کے مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت اور عہد شکنی اور اشتعال جنگ اور سازش قتل کے جرموں میں مجرموں کو قتل کی سزا دی جاتی ہے تو پھر اعتراض کس چیز کا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر دوسرا سوال قتل کے طریق کا ہے کہ اس کو خاموشی سے کیوں رات کو مارا گیا تو اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہیں تھی۔ ایک سربراہ تو مقرر کر لیا تھا لیکن ہر شخص اور ہر قبیلہ آزاد اور خود مختار بھی تھا۔ تو ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم دیا جاتا۔ یہود غداری کر چکے تھے۔ قبائل سلیم اور غطفان مدینہ پہ چھاپے مارنے کی تیاری کر چکے تھے اس حالات میں مسلمانوں کیلئے سوائے اس کے وہ کون سا راستہ کھلا تھا کہ خود حفاظتی کے خیال سے موقع پا کر اسے قتل کر دیتے کیونکہ یہ بہت بہتر ہے کہ ایک شریر اور مفسد آدمی قتل ہو جاوے بجائے اس کے کہ بہت سے پُرامن شہریوں کی جان خطرے میں پڑے اور ملک کا امن برباد ہو۔

اس لئے تیرہ سو سال کے بعد اسلام پر اعتراض کرنے والوں کا یہ اعتراض بودا ہے کیونکہ اس وقت تو یہودیوں نے بھی آپ کی بات سن کے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسلام کو بھی ان فتنوں سے محفوظ رکھے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی کو جو اسلام کی احیائے نو کے لئے آیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 7th - December - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB